کیا آقائے نامدار، رسولِ کریم ﷺ کی تشریف آوری کے بعد عیسیٰ علیہ السلام لوگوں پر گواہ ہونے کا حق رکھتے ہیں؟

اس سے تو انکار ممکن نہیں کہ اگر اللہ کے رسول لوگوں میں موجود ہوں تو ان سے افضل گواہی کسی اور کی ہو نہیں سکتی بلکہ سچ یہ ہے کہ ان کی موجودگی میں کوئی دوسرا بشر گواہی دینے کی جسارت نہیں کر سکتا۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام ''واپس دنیا میں تشریف لاتے ہیں'' تو جتنا عرصہ ''دوبارہ'' لوگوں میں رہیں گے تو ان پر کیا گواہ بھی وہ نہیں ہوں گے؟

لیکن اہل فکر کیلئے غور طلب نکتہ یہ ہے کہ آقائے نامدار رسولِ کریم ﷺ کے مبعوث ہونے کے بعد کے زمان کے لوگوں پر عیسیٰ علیہ السلام شاہد ہونے اور گواہی دینے کا کیا حق رکھتے ہیں؟ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کا اس بارے میں فرمان یہ ہے:

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا (حوالہ البقرۃ۔۱۴۳)

''اس طرح ہم نے تمہیں ایک (بہترین) امتِ وسطاً بنا دیا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول کریم (ﷺ) تم پر گواہ ہو جائیں''

الْكَعْبَةَ کو قِبْلَةَ مقرر کر کے انہیں أُمَّةً وَسَطًا بنانے کا مقصد اور نتیجہ یہ بتایا گیا ہے:

لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا (حوالہ البقرۃ۔۱۴۳)

''تا کہ (تمہیں یہ فضیلت حاصل ہو جائے) تم لوگوں پر گواہ بن جاؤ اور (خاتم النبیین) رسولِ کریم ﷺ تمہارے پر گواہ ہو جائیں''

أُمَّةً وَسَطًا میں شامل ہونے والوں کو یہ اعزاز اور فضیلت عطا کر دی گئی کہ ان میں ہر ایک اپنے اپنے زمان اور مکان کے دوسرے لوگوں پر گواہی دینے کا حق رکھتا ہے لیکن اس کے خلاف گواہی دینے کا کسی کو حق حاصل نہیں ہوگا۔ روز قیامت أُمَّةً وَسَطًا کے افراد کے حق (اور مخالفت) میں گواہی دینے کا حق صرف اور صرف آقائے نامدار، رحمت للعالمین رسولِ کریم ﷺ کی ذات اقدس کو ہے۔

اور فرمایا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٤٥﴾

''اے نبی (ﷺ)! ہم نے آپ کو بھیجا ہے گواہی دینے والا، خوشخبری دینے والا، خبردار کرنے والا

وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴿٤٦﴾

اور اللہ کی طرف اس کی اجازت سے بلانے والا، اور نور پھیلانے والا ایک روشن چراغ'' (الاحزاب۔۴۵۔۴۶)

إِنَّآ أَرۡسَلۡنَـٰكَ شَـٰهِدً۬ا وَمُبَشِّرً۬ا وَنَذِيرً۬ا ﴿٨﴾

''(اے رسولِ کریم ﷺ) ہم نے بلاشبہ آپ (ﷺ) کو شاہد، خوشخبری دینے اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے'' (سورۃ الفتح۔۸)

اور روز قیامت کیا ہونا ہے، اس بارے میں میں ارشاد فرمایا:

فَكَيۡفَ إِذَا جِئۡنَا مِن كُلِّ أُمَّةِۭ بِشَهِيدٍ۬ وَجِئۡنَا بِكَ عَلَىٰ هَـٰٓؤُلَآءِ شَهِيدً۬ا ﴿٤١﴾

''پھر یہ اس وقت کیا کریں گے جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان پر آپ (ﷺ) کو گواہ کریں گے'' (النساء۔۴۱)

وَيَوۡمَ نَبۡعَثُ فِى كُلِّ أُمَّةٍ۬ شَهِيدًا عَلَيۡهِم مِّنۡ أَنفُسِهِمۡ‌ۖ وَجِئۡنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَـٰٓؤُلَآءِ‌ۚ

''اور جس دن ہم ہر قوم میں ان پر ایک گواہ انہی میں سے اٹھائیں گے اور ان لوگوں پر آپ (ﷺ) کو گواہ بنائیں گے'' (حوالہ النحل۔۸۹)

اللہ تعالیٰ کی جانب سے شاہد، گواہ کے معاملے کو غیر مبہم انداز میں طے کر دیئے جانے کے بعد اس گمان کیلئے راہ کیسے مل سکتی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک مرتبہ پھر دنیا میں تشریف لائیں گے؟